Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۲۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم جمعرات
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۵۸/۲۳ | ۱۵ جمادی الاوّل ۱۳۸۹ھ - ۳۱ وفا ۱۳۴۸ہش - ۳۱ جولائی ۱۹۶۹ء | نمبر ۱۷۶

اخبارِ احمدیہ

۔ مری ۲۹ وفا۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

حضور ایدہ اللہ نے ۲۵ وفا کو نمازِ جمعہ مسجد نور راولپنڈی میں پڑھائی اور اپنے گزشتہ خطباتِ جمعہ کے تسلسل میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے حقیقی عبادت کے آٹھویں تقاضے پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور بتایا کہ اسلام کا اقتصادی نظام مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ کا مصداق ہوتے ہوئے ایک ایسا ارفع اور اعلیٰ نظام ہے جس سے حقیقی عبادت کے تمام تقاضے باحسن وجوہ پورے ہوتے ہیں اور انسان کی جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی قوتوں کی نشوونما کے کمال تک پہنچنے کے نتیجہ میں انسان اللہ تعالیٰ کا محبوب اور مقرب بن جاتا ہے۔

حضور نے قرآن کریم کی متعدد آیات سے استدلال فرماتے ہوئے یہ ثابت کیا کہ مدبرِ حقیقی اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے جس نے اپنی تدبیرِ کامل کے نتیجہ میں انسانی ضرورتوں کے پورا ہونے کا ایک مربوط اور حکیمانہ نظام قائم فرمایا ہے۔ اس الٰہی نظام سے کماحقّہٗ فائدہ اُٹھانے کے لئے انسان کو اپنی عقل و سمجھ اور اپنے تفکر و تدبر کو بھی اپنے دائرۂ اختیار میں اللہ تعالیٰ کی صفات کے رنگ میں رنگین بنانا چاہیئے۔

حضور کا یہ پُرمعارف خطبہ ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ اس موقع پر راولپنڈی کی مقامی جماعت کے علاوہ اسلام آباد، ٹیکسلا اور دوسری جگہوں سے بھی دوست بہت کثرت سے تشریف لائے ہوئے تھے۔

اس سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مع حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی دیگر افراد خاندان اور مکرم چوہدری محمد علی صاحب ایم۔اے پرائیویٹ سیکرٹری یہاں سے بذریعہ کار ساڑھے دس بجے روانہ ہوکر پونے بارہ بجے راولپنڈی پہنچے۔ دوپہر کے کھانے کا انتظام جماعتِ احمدیہ راولپنڈی کی طرف سے مکرم میجر سیّد مقبول احمد صاحب کی قیام گاہ "بیت السلام" پر تھا۔ یہاں سے فارغ ہوکر حضور مسجد میں تشریف لے گئے۔

جمعہ اور عصر کی نمازیں پڑھانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مع قافلہ ساڑھے پانچ بجے راولپنڈی سے روانہ ہوئے۔ راستہ میں تھوڑی دیر کے لئے اسلام آباد ٹھہرے اور پھر آٹھ بجے شام بخیریت واپس مری تشریف لے آئے۔

۔ کراچی بذریعہ ڈاک۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی آجکل کراچی میں قیام فرما ہیں آپ کی طبیعت وہاں شدید سردرد کے دوروں اور ضعف کی وجہ سے زیادہ ناساز رہنے لگی ہے۔ گزشتہ دو روز تو خاص طور پر بہت شدید سردرد رہا اور ضعف کی بھی تکلیف رہی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ بالالتزام دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے اندازہ برکت ڈالے۔ آمین۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

واجب اور ضروری ہے کہ ہر کامیابی پر مومن خدا تعالیٰ کے حضور سجداتِ شکر بجالائے

اس طرح خدا تعالیٰ سے محبت بڑھے گی ایمان میں ترقی ہوگی اور مزید کامیابیاں ملیں گی

"اپنی ہمت اور کوشش پر نازمت کرو اور مت سمجھو کہ یہ کامیابی ہماری کسی قابلیت اور محنت کا نتیجہ ہے بلکہ یہ سوچو کہ اس رحیم خدا نے جو کبھی کسی کی سچی محنت کو ضائع نہیں کرتا ہے ہماری محنت کو بارور کیا ورنہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ صدہا طالبِ علم آئے دن امتحانوں میں فیل ہوتے ہیں کیا وہ سب کے سب محنت نہ کرنے والے اور بالکل غبی اور بلید ہی ہوتے ہیں؟ نہیں بلکہ بعض ایسے ذکی اور ہوشیار ہوتے ہیں کہ پاس ہونے والوں میں سے اکثر کے مقابلہ میں ہوشیار ہوتے ہیں۔ اِس لئے واجب اور ضروری ہے کہ ہر کامیابی پر مومن خدا تعالیٰ کے حضور سجداتِ شکر بجالائے کہ اُس نے محنت کو اکارت تو نہیں جانے دیا۔ اس شکر کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ سے محبت بڑھے گی اور ایمان میں ترقی ہوگی' اور نہ صرف یہی بلکہ اور بھی کامیابیاں ملیں گی۔ کیونکہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ اگر تم میری نعمتوں کا شکر کروگے تو البتہ مَیں نعمتوں کو زیادہ کروں گا اور اگر کفرانِ نعمت کروگے تو یاد رکھو عذابِ سخت میں گرفتار ہوگے۔

اِس اصول کو ہمیشہ مدِنظر رکھو مومن کا کام یہ ہے کہ وہ کسی کامیابی پر جو اُسے دی جاتی ہے شرمندہ ہوتا ہے اور خدا کی حمد کرتا ہے کہ اُس نے اپنا فضل کیا اور اس طرح پر وہ قدم آگے رکھتا ہے اور ہر ابتلاء میں ثابت قدم رہ کر ایمان پاتا ہے۔ بظاہر ایک ہندو اور مومن کی کامیابی ایک رنگ میں مشابہ ہوتی ہے لیکن یاد رکھو کہ کافر کی کامیابی ضلالت کی راہ ہے اور مومن کی کامیابی سے اُس کے لئے نعمتوں کا دروازہ کُھلتا ہے۔ کافر کی کامیابی اِس لئے ضلالت کی طرف لے جاتی ہے کہ وہ خدا کی طرف رجوع نہیں کرتا بلکہ اپنی محنت' دانش اور قابلیت کو خدا بنالیتا ہے مگر مومن خدا کی طرف رجوع کرکے خدا سے ایک نیا تعارف پیدا کرتا ہے اور اس طرح پر ہر ایک کامیابی کے بعد اُس کا خدا سے ایک نیا معاملہ شروع ہوجاتا ہے اور اس میں تبدیلی ہونے لگتی ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا خدا اُن کے ساتھ ہوتا ہے جو متقی ہوتے ہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن شریف میں تقویٰ کا لفظ بہت مرتبہ آیا ہے۔ اس کے معنی پہلے لفظ سے کئے جاتے ہیں۔ یہاں مَعَ کا لفظ آیا ہے یعنی جو خدا کو مقدّم سمجھتا ہے خدا اُسکو مقدّم رکھتا ہے اور دُنیا میں ہر قسم کی ذلّتوں سے بچالیتا ہے۔ میرا ایمان یہی ہے کہ اگر انسان دُنیا میں ہر قسم کی ذلّت اور سختی سے بچنا چاہتا ہے تو اُس کے لئے ایک ہی راہ ہے کہ متّقی بن جائے پھر اُس کو کسی چیز کی کمی نہیں۔ پس مومن کی کامیابیاں اُس کو آگے لے جاتی ہیں اور وہ وہیں پر نہیں ٹھہر جاتا۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۵۵-۱۵۶)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۱ وفا ۱۳۴۸ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی

ایک ہفت روزہ "حضرت انسان چاند پر" کے زیرِ عنوان لکھتا ہے :-

" اس کامیابی کی جدوجہد میں وہ امّت شریک نہ ہو سکی جنہیں خوشخبری دی گئی تھی کہ

سَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ۔

بجلی - ایٹمی توانائی - راکٹ اور اس سے بھی زیادہ طاقت کی چیزوں کی ایجاد میں مسلمانوں نے کوئی حصّہ نہ لیا۔ اور نہ ہی وہ اس سفر میں شریک ہو سکے جس کے مسافر فضاؤں اور خلاؤں کو عبور کرنے کے بعد چاند تک جا پہنچے ہیں۔ حالانکہ یہ خوشخبری ڈیڑھ ہزار سال پہلے انہیں دی گئی تھی کہ

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝

(اے جنوں اور انسانوں اگر تم سے ہو سکے تو آسمانوں اور زمین کی حدود سے نکل جاؤ تم نہیں نکلو گے لیکن "قوت" کے ساتھ)

اس قوت کی تلاش اور ایجاد کا شرف انہیں حاصل ہوا جو اگرچہ قرآن کو خدا کی کتاب تسلیم نہیں کرتے لیکن قرآن کی حکمت اور دانش کی راہ پر گامزن ہیں۔"

یہ امر بیشک افسوسناک ہے کہ مسلمان جنہوں نے دنیا کو علم کا مشاہداتی اور تجرباتی طریق عطا کیا، بعض وجوہات کی وجہ سے سائنس میں آج مغربی اقوام سے بہت پیچھے رہ گئے ہیں اور مغربی اقوام یورپ میں احیاء العلوم کی تحریک کے بعد جو تحریک اس برِاعظم میں مسلمانوں کے ساتھ میل جول سے یورپ میں پیدا ہوئی تھی۔ اس میں روز بروز ترقی کرتے چلے جا رہے ہیں۔

تاہم یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ یورپ نے جو ترقی آج سائنس میں حاصل کی ہے اس نے انہیں مذہب سے منحرف کر دیا ہے اور وہ خدا پرستی کی بجائے مادہ پرست بن گئی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ موجودہ عیسائیت نے جو مغربی بُت پرستی کے اصول اختیار کر لئے ہیں اہلِ یورپ کو توہم پرست بنا دیا تھا۔ عیسائیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین سے ہٹ کر محض بُت پرستانہ رسومات کا مجموعہ بن کر رہ گئی ہے۔ اگرچہ مروّجہ اناجیل میں اور پُرانے عہدنامے میں اللہ تعالیٰ پر ایمان کی بجلیاں بھی چمک جاتی ہیں لیکن مغربیت پرستانہ رسومات نے الٰہی دین کو بالکل اندھیروں میں ڈال دیا اور مغرب کے دانشمند اس سے حقیقت میں بیزار ہو گئے تھے لیکن جب صلیبی جنگوں اور اندلس میں مسلمانوں سے ان کو واسطہ پڑا تو ان کی سوئی ہوئی دانشوری نے کروٹ لی اگرچہ مسلمانوں کا ادبار اس وقت شروع ہو چکا تھا انہوں نے اشاعت و تبلیغِ اسلام کی بجائے خانہ جنگیوں میں اپنا وقت ضائع کرنا شروع کر دیا تھا اور علوم و فنون میں جو ترقیاں انہوں نے کی تھیں اگرچہ آج مغربی علوم کی بنیاد اسی پر رکھی گئی ہے تاہم مسلمانوں میں عملی طور پر علم کی وہ رَو دب گئی تھی اور سائنس میں محض کیمیاگری اور طلسماتی اشتغال تک محدود ہو کر رہ گئی۔ جن مسلمان علماء نے علومِ ظاہری میں کوئی کام کیا وہ اس وقت کے حالات کے مطابق انہی کی ذات تک محدود ہو کر رہ گیا اور عام ہو کر مزید ترقی کا باعث نہ ہوا۔ اس طرح علوم و فنون کا جذبہ جامد ہو گیا۔

امریکی خلابازوں کے تعلق میں اخبار مذکورہ بالا نے یہاں جو معنی آیہ کریمہ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ...الخ کے کئے ہیں اس میں تضاد بیانی ہے جس کو ہم آئندہ اداریہ میں واضح کر رہے ہیں۔ (باقی)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

صدق و صفا

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا۔ وَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ، وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا۔"

(بخاری کتاب الادب باب قول اللہ تعالیٰ اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین ضـ۹۰۰ ۲)

حضرت ابنِ مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنّت کی طرف۔ اور جو انسان ہمیشہ سچ بولے اللہ تعالےٰ کے نزدیک وہ صدیق لکھا جاتا ہے۔ اور جھوٹ گناہ اور فسق و فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فسق و فجور جہنّم کی طرف۔ اور جو آدمی ہمیشہ جھوٹ بولے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذّاب لکھا جاتا ہے۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ولادت باسعادت

یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرّت کے ساتھ سُنی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم میجر شیر احمد صاحب کو بتاریخ ۲۸ وفا ۱۳۴۸ہش مطابق ۲۸ جولائی ۱۹۶۹ء فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم جناب مرزا رشید احمد صاحب کا نواسہ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا پڑنواسہ ہے۔

ادارہ الفضل ولادت باسعادت کی اس تقریب پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ، حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا، محترم جناب مرزا رشید احمد صاحب اور محترمہ صاحبزادی سیدہ امۃ السلام صاحبہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ دیگر افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے اور دینی و دُنیوی نعمتوں سے مالا مال فرما کر والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چاند پر انسان کا اترنا قرآن مجید کی سچائی کا ثبوت ہے

مکرم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب استاذ الجامعہ ربوہ

حال ہی میں پہلی مرتبہ انسان چاند پر اترا ہے۔ چاند یا بعض دیگر کروں پر انسان کا پہنچنا یا بعض کروں سے مواصلاتی نظام قائم کرنا قرآن مجید کی پیشگوئیوں کے عین مطابق ہے۔ آج سے تیرہ سو سال پہلے اس میں اس بات کی خبر موجود ہے۔ کہ آئندہ زمانہ میں بعض آسمانی اجرام کی ایسے طور پر تحقیق ہوگی کہ تمام پوشیدہ امور ظاہر و باہر ہو جائیں گے چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ

(التکویر آیت ۱۲)

یعنی ایک وقت ایسا آنے والا ہے جبکہ آسمان میں موجود اجرام کے متعلق پوشیدہ باتوں کا علم حاصل ہو جائے گا۔ اور ان اجرام کے راز ظاہر ہو جائیں گے۔ عربی زبان میں کشط کے معنی ہیں

رَفَعَ شَيْئًا عَنْ شَيْءٍ قَدْ غَشَّاهُ وَنَحَّاهُ (اقرب)

یعنی کسی چیز پر جو پردہ پڑا ہوا ہو۔ اس پردے کو ہٹا کر اصل چیز کو آنکھوں کے سامنے لے آنا کشط کہلاتا ہے۔ اسی طرح کَشَطَ الْبَعِيْرَ کے معنی ہوتے ہیں۔ اونٹ کو ذبح کرنے کے بعد اس کی کھال اتار دی۔ اور اس کی کھال کے اندر جو چیزیں پوشیدہ تھیں وہ ظاہر ہو گئیں۔ پس قرآن مجید میں پہلے سے ہی یہ خبر دی جا چکی تھی۔ کہ آئندہ سائنس اتنی ترقی کرے گی اور وہ بعض اجرام فلکی کے متعلق اتنی تحقیقات کرے گی کہ جو کچھ ان اجرام کے اندر ہے۔ وہ سب کچھ دنیا کو معلوم ہو جائے گا۔ یہ ظاہر ہے کہ جب تک انسان ان اجرام میں نہ اترے۔ ان کے رازہائے درون سے نہ پوری طرح واقف ہو سکتا ہے۔ نہ دنیا کو پوری طرح واقف کر سکتا ہے۔ پس اس آیت کریمہ میں آئندہ بعض ستاروں پر اترنے یا بعض اجرام پر اسٹیشن بنا کر دوسرے اجرام کا علم حاصل کر لینے کی واضح خبر موجود ہے اور چاند پر ان کے اترنے سے قرآن کی سچائی اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت آشکارہ ہو رہی ہے۔ آج سے تیرہ سو برس پہلے یہ بات وہم میں بھی نہیں آسکتی تھی کہ کسی زمانہ میں چاند پر یا دیگر اجرام سماویہ میں سے کسی پر انسان جا اترے گا۔ لیکن ایسے وقت میں ان باتوں کی پیشگوئی کرنا اور پھر اس پیشگوئی کا ظہور میں آ جانا قرآن مجید کی صداقت کی بہت بڑی دلیل ہے۔

قرآن مجید میں اور بھی متعدد آیات پائی جاتی ہیں۔ جن میں آسمانی اجرام کے متعلق انکشافات کا ذکر واضح طور پر موجود ہے۔ جیسا کہ مکرم مولوی دوست محمد صاحب نے اپنے ایک مضمون میں جو الفضل میں چھپ چکا ہے۔ بیان کیا ہے۔ یہ مضامین سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اپنی تفسیر صغیر اور تفسیر کبیر میں کھول کر بیان فرمائے ہیں۔

اس وقت جو طریق امریکہ نے راکٹ تیار کر کے چاند کی طرف بھیجنے کا اختیار کیا ہے۔ اس کی خبر بھی احادیث میں واضح طور پر پائی جاتی ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو آئندہ ہونے والے ان امور کا اس طور پر علم دیا گیا تھا کہ گویا پردہ پر آپ نے یہ ساری باتیں تصویری صورت میں ملاحظہ فرمائیں۔ ترمذی کی حدیث میں آتا ہے۔ کہ آخری زمانہ میں یاجوج ماجوج (یعنی روسی اور امریکی طاقتیں) کرۂ ارض کی پوری چھان بین کر لیں گے۔ اور اس کے چپہ چپہ پر بسنے والے لوگوں کا حال معلوم کر لیں گے۔ تو پھر وہ آسمان کے اجرام کا احوال معلوم کرنے کی کوشش کریں گے۔

فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْاَرْضِ فَهَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَآءِ فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مُحْمَرًّا دَمًا۔

(ترمذی جلد ثانی ابواب الفتن)

یہ حدیث اپنے مضمون کے لحاظ سے نہایت واضح ہے۔ اور اس میں امریکہ کی طرف سے چھوڑے جانے والے راکٹ کی صحیح اور راکٹ کے اوپر جاتے ہوئے اور واپسی پر نیچے اترتے ہوئے اس نے جو رنگ اختیار کرنا تھا وہ بیان کر دیا گیا ہے۔

عربی زبان میں قتل کے دو معنے ہوتے ہیں۔ اول۔ کسی انسان کو مار دینا۔ دوم۔ کسی چیز کا پورا پورا علم حاصل کر لینا۔ چنانچہ قَتَلَ الشَّيْءَ خُبْرًا کے معنی ہوتے ہیں۔ اَحَاطَ بِهٖ عِلْمًا (اقرب) کہ کسی چیز کا علم کے اعتبار سے مکمل اور پورا احاطہ کر لیا۔ پس حدیث شریف کے معنے یہ ہوں گے۔ کہ جب روسی اور امریکی طاقتیں کرۂ ارض کے چپہ چپہ سے واقف ہو جائیں گی اور نہ صرف یہ کہ خشکی کا پورا علم حاصل کریں گی بلکہ وہ سمندر کی تہ کا بھی حال جان لیں گی۔ اس وقت وہ اس کوشش میں لگ جائیں گی کہ وہ آسمانی اجرام کا حال اسی طرح سے جان لیں۔ جس طرح سے انہوں نے زمین کا حال پوری طرح سے جان لیا ہے۔ وہ اس غرض کے لئے اپنے نشاب آسمان کی طرف پھینکیں گی۔ جو سرخ رنگ میں واپس آئیں گے۔ اور یوں معلوم ہوں گے جیسے خون آلود ہیں۔ نشاب کے معنی تیر کے کئے جاتے ہیں۔ اور اس وقت راکٹ کی جو شکل امریکہ والوں نے بنائی ہے اس سے نشاب کی عملی تفسیر سامنے آجاتی ہے کیونکہ راکٹ کی شکل بالکل تیر کی طرح ہے اور اوپر جاتے ہوئے بھی تیز گرمی کی وجہ سے وہ انتہائی طور پہ سرخ ہو جاتا ہے اور نیچے آتے ہوئے بھی وہ انتہائی تیز گرمی کی وجہ سے سرخ ہوتا ہے۔ پس اس حدیث میں نہایت وضاحت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے موجودہ زمانہ میں راکٹ کی شکل اور اس پر وارد ہونے والے حالات کی خبر بیان فرما دی ہے۔ یاد رہے کہ عربی الفاظ متعدد معنے رکھتے ہیں۔ اور وہی معنے مراد لئے جا سکتے ہیں۔ جو موقعہ اور محل کے مطابق ہوں۔ پس جب اس حدیث میں قتل کے لفظ سے مراد علمی تحقیقات ہوگی تو نشاب کے معنی بھی وہی لینے پڑیں گے۔ جو یہاں موزوں ہوں گے۔ پس قتل کے ان معنوں کے لحاظ سے نشاب سے مراد عام تیر نہیں ہوں گے بلکہ اس سے مراد ایسی چیز ہوگی۔ جس پر نشاب کا لفظ بولا جا سکتا ہے۔ الغرض یہ لفظ راکٹ پر پوری طرح چسپاں ہوتا ہے۔ گویا اس حدیث میں امریکہ کے راکٹوں کی پوری تصویر کھینچی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ یہ لوگ سائنس کی ترقی کے زمانہ میں زمین کا کھوج لگانے کے بعد اجرام فلکی کا کھوج لگانے کی کوشش کریں گے۔ اور آسمان کی طرف تیر نما راکٹ بھجوائیں گے۔ جو اوپر جاتے ہوئے بھی سرخی اختیار کریں گے۔ الغرض آج سے تیرہ سو سال پہلے کی قرآن مجید میں بیان شدہ پیشگوئیاں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں بیان کردہ پیشگوئیاں آج پوری ہو رہی ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم دنیا کے سامنے قرآن مجید اور احادیث کی ان پیشگوئیوں کو پیش کریں۔ تا ان لوگوں کی آنکھیں کھلیں جنہوں نے خداداد طاقت سے کام لیتے ہوئے چاند پر انسانوں کو اتار دیا ہے۔ اور وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو کر صحیح راستوں پر چلتے ہوئے اجرام سماوی کی تحقیقات مکمل کر سکیں۔

اعلان نکاح

مورخہ ۴ جولائی ۱۹۶۹ء بعد نماز جمعہ مسجد دارالذکر لاہور میں محترم جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے عزیزہ راشدہ پروین بنت چوہدری محمد شریف صاحب بی کام کمرشل انسپکٹر ریلوے منٹگمری کا نکاح چوہدری عبدالمومن خاں صاحب ابن چوہدری عبدالمنان خان صاحب آف دھرمپورہ لاہور کے ہمراہ بعوض مبلغ چار ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ اس رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کی دعا فرمائیں۔ چوہدری غلام محمد میر ویز گنج مغلپورہ

ضروری اعلان

ماہنامہ الفرقان کا خاص نمبر لا نسخ فی القرآن نمبر کی اشاعت میں چند دن کی تاخیر ہو گئی ہے۔ اب یہ نمبر اسی ہفتہ خریداروں کے نام ارسال ہوگا۔ جناب مطمئن رہیں۔ یہ ایک نہایت اہم نمبر ہے۔ حجم قریباً دو چند ہوگا۔

(منیجر الفرقان ربوہ)

زمیندار احباب لازمی چندہ جات کی فوری ادائیگی فرما کر ممنون فرماویں (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سورۃ فاتحہ کے فضائل

از مکرم مولوی عبد المنان صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم اوکاڑہ

اللہ تبارک و تعالیٰ جَلَّ شَانُہٗ وَعَزَّ اِسْمُہٗ نے قرآن مجید کے آغاز میں سورۃ فاتحہ کو بطور تمہید رکھا ہے جس میں قرآن مجید کا خلاصہ بیان کر دیا ہے۔ دوسرے لفظوں میں دریا کو کوزہ میں بند کر دیا گیا ہے۔ سورۃ فاتحہ کے فضائل و برکات وحقائق اور فیوض (لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰی) بے شمار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سورۃ فاتحہ کو "سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ" قرار دیا ہے۔ یعنی ایسی سات آیات جو بار بار دہرائی جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دو مرتبہ سورۃ فاتحہ نازل فرمائی پہلی دفعہ اس وقت جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نماز فرض ہوئی اور دوسری دفعہ اس وقت جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ میں ہجرت کر کے تشریف لے آئے اس کے علاوہ نماز کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھی جاتی ہے (اس کے بغیر رکعت کامل نہیں ہوتی ناقص رہ جاتی ہے) اس لئے بھی سورۃ فاتحہ کو "سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ" کہا جاتا ہے۔

سورۃ فاتحہ کے بارہ میں بائیبل میں بھی پیشگوئی ہے کہ آنے والے عظیم الشان نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو فتوحہ یعنی سورۃ فاتحہ دی جائے گی۔ اسی طرح سورۃ فاتحہ کی سات آیات کو محل کے سات دروازوں سے بھی تشبیہ دی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں اپنی کامل صفات بیان فرمائی ہیں جنہیں ام الصفات بھی کہا گیا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا رَبُّ الْعٰلَمِیْن رَحْمٰن۔ رَحِیْم۔ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْن ہونا۔ پھر اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْن میں اللہ تعالیٰ کی حقیقی اور خالص عبادت کا بلند ترین گر بیان فرمایا ہے۔ جو کسی اور الہامی کتاب میں آج تک بیان نہیں ہوا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو صاحب جلال اور صاحب عظمت و شوکت اور سرچشمۂ فیوض و فضائل و برکات قرار دیتے ہوئے انسان کو لاشئے محض اور ناچیز کہا ہے۔ اس ایمان اور یقین سے انسانی طبیعت میں بے پناہ جوش اور رقت پیدا ہوتی ہے۔ اور انکساری اور عاجزی اور فروتنی پیدا ہوتی ہے اور اپنی بے کسی، بے بسی، بے علمی، نالیاقتی کی بناء پر اپنے حقیقی مولیٰ پروردگار صاحب عزت وجلال خدا کے آستانہ پر سر رکھ دیتا ہے۔ اور اس سے بندگی اور عبادت گزاری کی طاقت و مدد اور توفیق مانگتا ہے۔ اور انسان دیکھتا ہے کہ میں ناشی محض ہوں۔ اور سوائے اللہ تعالیٰ کے میرے لئے کوئی سہارا نہیں ہے تو پھر اس کی طرف جھکنے کے لئے بھی دل میں زبردست جوش پیدا ہوتا ہے۔

اس کے بعد ہر کام میں صراط مستقیم یعنی کامل کامیابی اور راہ نمائی کی ہدایت کی دعا مانگی گئی ہے۔ اور ایسے صراط مستقیم کو طلب کیا گیا ہے۔ جسے اختیار کرنے والے ہمیشہ دین و دنیا میں کامیاب ہوتے رہے۔ اور ایسے راستہ سے پناہ مانگی گئی ہے جس پر چلکر انسان خدا تعالیٰ کی رحمت سے محروم اور اس کی برکت سے دور ہو جاتا ہے۔ اور گمراہی کے اتھاہ گڑھے میں جا گرتا ہے۔ گویا قرآن مجید میں توحید اور عبادتِ الٰہی اور دعا ہر کام میں کامیابی حاصل کرنے کے عمدہ گر اور ہدایت بیان کی گئی ہے۔ صاحب تجربہ لوگ جانتے ہیں۔ کہ سورۃ فاتحہ کے ورد سے بفضل خدا رویائے صادقہ اور کشوف صالحہ کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء نے صرف سورۃ فاتحہ کے مضامین اور اس کے حقائق و معارف اور اس کی برکات و تاثیرات کے لحاظ سے تمام دنیا کے یہودیوں اور عیسائیوں بلکہ تمام مذاہب والوں کو اپنی اپنی ساری کی ساری مکمل کتاب کے مضامین و حقائق و معارف کے ساتھ مقابلہ کی دعوت دی ہے۔ مگر آج تک کوئی پادری یا یہودی یا دوسرے مذاہب والا اپنی کامل کتاب سے صرف سورۃ فاتحہ کے حقائق کا مقابلہ کرنے کے لئے جرأت نہ کر سکا۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ صرف سورۃ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ نے وہ حقائق و معارف و فضائل و مضامین بیان فرمائے ہیں کہ غیر مذاہب کی ساری کی ساری مکمل کتابیں اس کے سامنے ہیچ ہیں۔ بلکہ عیسائی پادریوں نے سورۃ فاتحہ کے بلند مقام اور اعلےٰ مضامین اور کامل تعلیم کا اعتراف کرتے ہوئے اس کی تعریف و توصیف بیان کی ہے۔ چنانچہ پادری ایس ایم پال تحریر کرتے ہیں:

"سورۃ فاتحہ اپنے حقیقی مفہوم کے اعتبار سے نہایت شاندار سورۃ ہے۔ اس کے ہر جملے سے خدا کی خدائی اس کی عظمت اور برتری۔ اس کے رحم اور فضل کی عالم گستری اس کے بندوں کی طرف سے عجز و نیاز مندی اطاعت و فرمانبرداری اور حقیقی دعا و التجا ظاہر کرتی ہے۔"

ڈاکٹر ویری صاحب نے اپنی انگریزی تفسیر القرآن میں کیا خوب لکھا ہے کہ:

"سورۃ فاتحہ کی اس کی حقیقی مقصد کے لحاظ سے کوئی مسیحی تحریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ہر ایک شخص اس کے جواب میں آمین کہہ سکتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ صرف آمین نہیں بلکہ اس کو ورد کر سکتا ہے۔"

(سلطان التفاسیر ص۲۱)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منشاء اور ہدایت کے مطابق بانیٔ سلسلہ احمدیہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی کتب میں بیان فرمودہ سورۃ فاتحہ کی تفسیر اور اس کے حقائق و معارف و دقائق و برکات و تاثیرات اور فیوض کتابی صورت میں شائع کئے گئے ہیں۔ اور یہ مبارک کام مرکز ربوہ کے ادارۃ المصنفین نے نہایت عمدہ سرانجام دیا ہے۔ اس کی لاگت اصل کے لحاظ سے اس کی دس روپے قیمت مقرر کی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اسے پڑھنے اور اس میں بیان فرمودہ حقائق و معارف سے مستفیض ہونے کی توفیق بخشے۔ اور اپنی کامل برکات سے نوازے۔ آمین

موصیات دار الصدر غربی ب متوجہ ہوں

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا

مرکز سے باہر ہونے کی وجہ سے میں نے اپنا کام صاحبزادی سیدہ امۃ النصیر سلمہا اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا ہے۔ اس لئے جملہ موصیات دار الصدر غربی (ب) سے گزارش ہے کہ آپ صاحبزادی موصوفہ کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے تعلیم القرآن کا کام پوری توجہ محنت اور عین حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمان اور خواہش کے مطابق کریں۔ اپنی ماہانہ رپورٹیں ٹھیک وقت پر ہر ماہ کے آخر میں صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ کو بھجوا دیا کریں۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ موصیات کی تعداد کے لحاظ سے رپورٹیں بہت کم ہیں۔ جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ پوری موصیات نے اب تک اپنے فرض کو کماحقہ نہیں سمجھا۔ اس نوٹ کے ذریعہ میری ان تمام موصیات سے گزارش ہے کہ وہ اب بھی توجہ فرما کر تعلیم القرآن کے درس و تدریس میں لگ کر تلافیٔ مافات کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم خلیفۂ وقت کے ہر حکم پر جو کہ بلاشک ہم سب کے لئے باعث رحمت و برکت ہے صحیح معنوں میں لبیک کہنے والی ہوں

خاکسار "مہر آپا"

لیکچرار اردو کی ضرورت

تعلیم الاسلام کالج میں لیکچرار اردو کی ایک آسامی خالی ہے۔ فسٹ ڈویژن اور سیکنڈ ڈویژن میں ایم۔ اے اردو کی ڈگری رکھنے والے دوست اپنے امیر یا صدر جماعت کی وساطت دسفارش سے معہ مکمل کوائف اپنی درخواست بنام پرنسپل بھجوا دیں۔ انٹرویو کے لئے جب بلایا جائے تو تمام متعلقہ سرٹیفکیٹس ساتھ لائیں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

درخواست دعا

محترم میاں عطاء الرحمٰن صاحب پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ گزشتہ دو ہفتہ سے علیل ہیں۔ اس وقت علالت تشویشناک ہے۔ کوئی دوا بھی اثر نہیں کر رہی۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم میاں صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

شانِ خاتم الانبیاء صلعم

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانیٔ جماعت احمدیہ کے نزدیک آنحضرت صلعم کا مقام اور شان کیا تھی۔ کارڈ آنے پر مفت

پتہ صاف لکھیں

محمود احمد قمر ایڈووکیٹ سمن آباد لائلپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معاصرین سے

علمائے دین کے فرائض

فروعی اختلافات کے باوجود مشترک مقاصد کیلئے اتحاد کی ضرورت

(از مولانا شبلی نعمانی (منقول از ہفت روزہ المنبر لائلپور ۱۸ جولائی ۶۹ء)

علماء کا سب سے بڑا فرض یہ ہے کہ وہ ایک مجموعی قوت پیدا کریں۔ یعنی برصغیر کے علماء میں خاص رشتہ اتحاد قائم ہو۔ تمام علماء ایک دوسرے کے نام سے احالات سے واقف ہوں۔ آپس میں خط و کتابت ہو۔ مہتم بالشان امور میں تمام علماء مشاورت اور استصواب سے کام لیں کبھی کبھی وہ صرف اجتماع و اتحاد کی غرض سے ایک جگہ جمع ہو جایا کریں۔ اتفاق و اجتماع کا یہ طریقہ اب تک لوگوں نے بیان کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ تمام علماء مسائل فقہیہ میں ہم مذہب و ہم خیال ہو جائیں۔ اور اس وقت نہایت اعلیٰ درجہ کا اتحاد و اتفاق قائم ہو جائے گا۔

لیکن میں پوچھتا ہوں کہ کیا ایسا اتفاق کبھی کسی زمانہ میں ہوا ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم کے مبارک زمانہ میں جبکہ تمام مسلمان کنفس واحدہ تھے۔ کیا مسائل میں اختلاف آراء نہ تھا۔ جس شخص نے صحیح ترمذی مطالعہ کی ہے۔ اور قریباً ہر مسئلہ کے متعلق اس کے تراجم ابواب دیکھے ہیں۔ کیونکر اس بدیہی واقعہ سے انکار کر سکتا ہے۔

وضو، تیمم، قرأت اور دیگر واجبات و سنن کے متعلق کیا تمام صحابہ رضی ہر مسئلہ میں مقابلتہً متفق الرائے تھے۔ کون ایسا دعویٰ کر سکتا ہے؟ لیکن کیا ان اختلافِ مسائل کی وجہ سے ان میں کسی قسم کی کدورت تھی؟ کسی قسم کا رنج تھا۔ کسی طرح کی اجنبیت تھی؟ حاشا و کلا۔ کبھی نہیں۔

اس لئے معلوم ہوا کہ اتحاد و اتفاق کے لئے یہ ضروری نہیں کہ آپسمیں کسی طرح کا اختلاف و اتفاق کے دائرے الگ الگ ہوں۔ ایک عالم کو کسی مسئلہ میں دوسرے سے اختلاف ہے تو وہ اختلاف کا اثر اسی مسئلہ تک محدود رہے۔ یہ نہ ہو کہ اس اختلاف کی وجہ سے اور تمام تعلقات ختم ہو جائیں۔ جو اختلاف سے کچھ تعلق نہیں رکھتے۔ اس کی نہایت عمدہ مثال امام بخاریؒ و امام مسلمؒ کا واقعہ ہے امام مسلمؒ نے حدیث معنعن کے شرائطِ اتصال میں امام بخاری کا مذہب بیان کر کے کہا ہے کہ۔

"یہ مذہب محض لغو اور باطل ہے اور اس قابل نہیں کہ اس کے رد کی طرف توجہ کی جائے"۔

لیکن اس کے باوجود جب امام بخاریؒ سے ملنے گئے تو نہایت محبت اور تعظیم سے ان کی پیشانی چومی اور کہا دعنی اقبل رجلك یعنی اجازت دیجئے کہ آپ کے پاؤں چوموں۔

قرون اولیٰ میں اس اصول پر عمل ہوتا تھا یعنی اختلاف و اتفاق کی جدا جدا حدیں تھیں اور یہی وجہ ہے کہ اس زمانہ میں باوجود اختلاف کے اتحاد و اتفاق کا زور پوری طرح قائم تھا۔ صحابہ بیسیوں مسائل میں مختلف الرائے تھے۔ لیکن عام اتحاد و اتفاق میں اختلاف کا پرتو تک نہ تھا قرنِ ثانی اور اکثر قرنِ ثالث کا بھی یہی حال تھا۔

آج جس چیز کی وجہ سے مسلمانوں کی ہوا اکھڑ گئی ہے۔ جس نے ہماری طاقت کو بالکل گھٹا دیا ہے جس کی وجہ سے حکومت کی نگاہ میں اس گروہ کی عظمت نہیں رہی۔ جس کی وجہ سے مخالفین کو ہم پر شماتت کا موقع ملا ہے۔ یہ وہ ہے کہ ہم اختلاف و اتفاق رہنے کو اصل حدود پر نہیں رہنے دیتے

ہم نے بار بار سنا یا ہے۔ کہ کوئی مجمع عام جماعت اسلام کے فائدے کی غرض سے منعقد ہوا۔ مثلاً دستار بندی کا جلسہ کسی مدرسہ عربی کا جلسہ۔ اصلاح تعلیم کا جلسہ وغیرہ وغیرہ تو وہ لوگ جلسہ میں شریک تک نہ ہوئے۔ جن کو بانیانِ جلسہ سے مسائل مختلف فیہا کے بارے میں اختلاف تھا۔

دہریت اور الحاد کے خلاف متحدہ محاذ

دوسرا اہم بڑا فرض جو علماء پر ہے۔ وہ اس دہریت اور الحاد کے انسداد کرنا ہے جو آجکل یورپ میں پھیل کر ہماری جانب بڑھتا آتا ہے غالباً اس مرض کے پھیلنے سے کسی کو انکار نہیں ہے گفتگو جو کچھ ہے وہ علاج کے طرز طریقہ میں ہے لیکن میرے نزدیک ہم کو اس باب میں زیادہ غور و فکر کی حاجت نہیں ہے۔ یہ بیماری پہلے بھی ایک دفعہ اسلامی ممالک میں پھیل چکی ہے اور اطبائے رشد و ہدایت یعنی علمائے سلف کا علاج اس کے دفع کرنے میں کارگر ثابت ہوا ہے

عباسیوں کا اول اول زمانہ تھا۔ کہ فلسفہ یونانی کا ترجمہ ہوا۔ اور ساتھ ہی چاروں طرف الحاد کی ہوا چل گئی اکثر فقہا اور بعض محدثین نے اس کا یہ علاج تجویز کیا کہ سرے سے فلسفہ پڑھایا نہ جائے۔ یہاں تک کہ علم کلام کو اس لحاظ سے ممنوع قرار دیا کہ اس میں عقلیات کی آمیزش تھی۔ امام شافعیؒ کا قول ہے" اہل کلام کے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ دُرّے لگائے جائیں۔ اور قبائل میں اس کی تشہیر کی جائے۔

اس علاج نے ملحاظ حالت موجودہ کسی قدر فائدہ دیا یعنی بعض نیک دل فلسفہ پڑھنے سے رک گئے لیکن پورا نفع نہ ہوا کیونکہ سینکڑوں ہزاروں مسلمان منطق و فلسفہ پر ایسے فریفتہ ہو گئے۔ کہ اس کو بالکل چھوڑ نہ سکتے تھے آخر علماء نے دوسرا علاج سوچا۔ یعنی فلسفہ کے مسائل پر اطلاع حاصل کر کے فلسفہ کے رد کے لئے علم کلام ایجاد کیا۔ اس علاج کے مجوز کا امام غزالیؒ، امام رازیؒ۔ ابن رشد قاضی عضدؒ وغیرہ تھے اور واقعی ان کی یہ تدبیر نہایت کارگر نکلی۔ اسی کا اثر ہے کہ اگرچہ درس نظامیہ میں تمام علوم و فنون سے زیادہ منطق و فلسفہ کی کتابیں زیرِ درس ہیں۔ تاہم مذہبی عقائد کو ان سے کچھ ضرر نہیں پہنچتا۔

ماضی قریب اور آج

اس امر سے تو کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کہ پچاس ساٹھ برس سے ہماری علمی حالت برابر رو بہ تنزل ہے جس درجہ کے علماء پچاس برس پہلے موجود تھے۔ اس زمانہ کے بعد اسی درجہ کے علماء پیدا نہیں ہوئے۔ اور زمانہ مابعد میں جس رتبہ کے علماء پیدا ہوئے اس زمانہ کے بعد اس درجہ کے بھی پیدا نہیں ہوئے تصنیفات کا یہ حال ہے کہ عربی زبان میں اب کم کتابیں لکھی جاتی ہیں اردو زبان میں جو کتابیں لکھی جاتی ہیں وہ بھی محققانہ نہیں ہوتیں بلکہ صرف چند نزاعی مسئلوں کے متعلق ادھر ادھر کی خوشہ چینی ہوتی ہے۔ پھر کیا اس کی یہ وجہ ہے۔ کہ اب علوم عربیہ کی قدر دانی نہیں رہی اور ان علوم کے پڑھنے والوں کو مناصب اور عہدے نہیں ملتے۔ لیکن خود اسے غور سے معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ اسباب اس کی وجہ نہیں ہو سکتی۔

علماء کسی زمانہ میں بہت دولت مند یا صاحب جاہ و منصب نہ تھے۔ ملا نظام الدین، ملا حسن۔ ملا کمال، شاہ ولی اللہ صاحب، شاہ عبدالعزیز صاحب کو کونسی دولت و ثروت حاصل تھی پھر کیا اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ علم کی تحصیل کے سامان کم ہیں۔ یہ بھی صحیح نہیں اگرچہ ملک کی موجودہ حالت دیکھکر یہی قیاس ہوتا ہے کہ اب علمی ترقی کے میدان میں کوئی وسعت پیدا نہیں ہو سکتی۔ لیکن شام و مصر اور بالخصوص یورپ کی علمی رفتار کے متعلق نظر و فکر کے جو طریقے اب ایجاد ہوئے ہیں۔ پہلے ان کا نام و نشان بھی نہ تھا۔

درس گاہیں، اور بلند ہمتی

علماء کا ایک اور سب سے بڑا فرض بلند حوصلگی اور عالی ہمتی کا پیدا کرنا ہے۔ اس سے خدانخواستہ میری یہ مراد نہیں کہ وہ بڑی بڑی نوکریوں کی خواہش کریں۔ دولت کے جمع کرنے کی تدبیریں سوچیں۔ بلکہ میری مراد علمی اور مذہبی حوصلہ مندی ہے وہ حوصلہ مندی جس کا یہ اثر تھا کہ محدثین ایک ایک حدیث کیلئے ہزاروں کوس کا سفر کرتے تھے جس کا یہ اثر تھا کہ اندلس کے طلبہ ہندوستان میں تحصیل علم کے لئے آتے تھے۔ جس کا اثر یہ تھا کہ ابن بیطار نے نباتات کی دریافت کے لئے اندلس سے چل کر یونان اور بحیرہ روم کے تمام جزائر کی خاک چھان ڈالی تھی۔ جس کا اثر یہ تھا۔ کہ جغرافیہ کی تحقیقات کے لئے علامہ بشاری نے پورے ۴۰ برس دنیا کے سفر میں صرف کر دئے تھے۔ جس کا یہ اثر تھا کہ ابوالفرج اصفہانی نے پورے پچاس برس صرف کر کے کتاب الاغانی لکھی اور دنیا کے علم و ادب کے بڑے بڑے کتب خانوں سے مستغنی کر دیا جس کا یہ اثر تھا کہ اصلی محاورات عرب کی تحقیقات کے لئے عرب کے بیابانوں کی خاک چھانتا پھرتا ہے

کیا موجودہ زمانہ میں ان حوصلہ مندیوں کی ایک بھی مثال پائی جاتی ہے اور کیا ان حوصلہ مندیوں کے بغیر علماء اپنے فرض سے سبکدوش ہو سکتے ہیں۔

ولادت

ملک محمد نعیم صاحب ساہیوال کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ ساہیوال کا پوتا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر دے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا سیکرٹری مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ یوم کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ قادیان)

وصیت نمبر ۱۳۷۵۲

بلاقن بیگم بیوہ احمد حسین صاحب مرحوم قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن قادیان ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲/۷/۶۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کوئی جائیداد نہیں۔ میرا گزارہ میرے لڑکوں کی آمدنی پر ہے میرا صرف حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ ہے جس کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ پچاس روپیہ بنتا ہے یہ روپیہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور وصیت کرتی ہوں۔ یہ رقم میں قسطوار ادا کرتی رہوں گی۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی ترکہ میرے نام نکلے تو اس کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔

الامتہا:۔ نشان انگوٹھا بلاقن بیگم ۴/۱۲/۶۹

گواہ شد:۔ قریشی عبدالقادر اعوان موصی ۶۲۹۹ قادیان

گواہ شد:۔ منظور حسین پسر موصیہ ۴/۱۲/۶۹

وصیت نمبر ۱۳۷۶۶

منکہ صادقہ پروین بنت مکرم چوہدری فیض احمد صاحب قوم احمدی پیشہ تعلیم عمر ۱۶½ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۳/۵/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ جو منقولہ ہے

۱۔ دستی واچ قیمتی ۵۰/- روپیہ
۲۔ انگوٹھی طلائی چھ ماشہ ۹۰/- ”
۳۔ بالیاں طلائی پون تولہ ۱۵۱/- ”
۴۔ کوکہ طلائی ۲/- ”
کل ۲۹۸/-

اس کے علاوہ کوئی جائیداد اور آمد نہیں ہے میں اپنی مذکورہ بالا جائیداد کے ۲۹۸/- روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر آئندہ میری اور کوئی جائیداد یا آمد ثابت ہوگی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامتہا:۔ صادقہ پروین

گواہ شد:۔ چوہدری محمد احمد خان ولد نور احمد خان درویش محلہ احمدیہ قادیان ۱۳-۵-۶۹

گواہ شد:۔ فیض احمد سیکرٹری بہشتی مقبرہ والد موصیہ۔ قادیان ۱۳/۵/۶۹

وصیت نمبر ۱۳۷۶۴

منکہ مزمل احمد خان ولد آفتاب احمد خان صاحب قوم پٹھان۔ پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاک خانہ خاص ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۰/۴/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت خاکسار کا گزارہ ملازمت پر ہے اس کے علاوہ اور کسی قسم کی آمد نہیں ہے فی الحال میری تنخواہ ماہوار ۴۰۰/- روپیہ ہے (چار سو روپیہ) اس کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ ۴۰/- روپیہ جو آمد ماہوار ادا کرتا رہوں گا (انشاء اللہ) آئندہ اگر کوئی جائیداد پیدا کروں یا موروثی ترکہ ملے تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ربنا وتقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد:۔ مزمل احمد خان

Graduate Engineer
4/1 Bakaru Hostal
Bhikari — 1 — (12 — P

گواہ شد:۔ خاکسار محمد موسیٰ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم کیرنگ ۱۰/۴/۶۹

گواہ شد:۔ شیخ عبدالمنان مدرس احمدیہ کیرنگ۔

گواہ شد:۔ آفتاب احمد خان موصی

وصیت نمبر ۱۳۷۶۷

سعیدہ سلطانہ زوجہ صدیق اشرف علی صاحب قوم موپلا پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ یکم احسان ۱۳۴۸ھش بمطابق جون ۱۹۶۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر دو ہزار روپیہ تھا۔ جس میں سے کچھ صد روپیہ . . . . مجھے بصورت زیورات وصول ہو چکا ہے۔ اس زیورات اور دوسرے زیورات کی فہرست نیچے دی گئی ہے اور ایک ہزار چار صد میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے۔ زیورات حسب ذیل ہیں۔

۱۔ کڑے طلائی (اندازاً) ۶۹ گرام روپیہ قیمت موجودہ ۱۱۰۴
۲۔ نیکلس ” ۳۴ ” ۵۴۴/-
۳۔ کانٹے ” ۷½ ” ۱۲۰/-
۴۔ انگوٹھیاں ” ۱۵ ” ۲۴۰/-
کل زیورات ۱۲۵½ گرام ۲۰۰۸/- ”

میں مندرجہ بالا تمام جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ مجھے اپنے شوہر سے ۵/- روپیہ ماہوار جیب خرچ بھی ملتا ہے۔ میں اس کے یا آئندہ جو آمد ہو ۔۔۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ والسلام

الامتہا:۔ سعیدہ سلطانہ ۱-۶-۶۹

گواہ شد:۔ صدیق اشرف علی شوہر موصیہ ۱-۶-۶۹

گواہ شد:۔ جلال الدین انسپکٹر بیت المال

میری اہلیہ کا حق مہر ۱۴۰۰/- روپیہ میرے ذمہ واجب الادا ہے۔ میں اس کے وصیت کردہ حصہ ۱۴۰/- روپیہ کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں گا۔

خاکسار صدیق اشرف علی

وصیت نمبر ۱۳۷۵۵

وزیرن بی بی بیوہ یوسف محمد صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی ڈاک خانہ تگڑیہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۴/۱/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائیداد منقولہ و غیر منقولہ مندرجہ ذیل ہے

(۱) نقد ۸۷۰/- (۲) سونا دو تولہ چار ماشہ جس کی قیمت اس وقت ۴۱۸/- روپیہ ہے (۳) چاندی سولہ تولہ جس کی قیمت ۶۴/- روپیہ ہے کل میزان ۱۳۵۲/- روپیہ ہے۔ میں اپنی اس جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور کوشش کروں گی کہ یہ جائیداد اپنی زندگی میں ہی ادا کر دوں اگر میری کوئی رقم زیادہ ہوگی۔ تو میں اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ ربنا وتقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامتہا:۔ نشان انگوٹھا وزیرن بی بی

گواہ شد:۔ شیخ محمد برادر موصیہ

at Karda pali
P.O. Tegaria
Distt Cuttack
Orissa

گواہ شد:۔ محمد شمس الحق بمقام تیکال ڈاکخانہ نیا پٹنہ براستہ تگڑیا ضلع کٹک اڑیسہ

وصیت نمبر ۱۳۷۵۶

منکہ مشاہدہ پروین زوجہ پروفیسر شاہ شہاب احمد صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن مظفر پور ڈاک خانہ خاص ضلع مظفر پور صوبہ بہار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۷/۱۲/۶۸ حسب ذیل ذیل وصیت کرتی ہوں

(۱) میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیور طلائی گلوبند ۴ تولہ کڑا دو عدد چار تولہ کنگن دو عدد چار تولہ نکلس دو تولہ چین ہار سات تولہ بیچ ایک تولہ۔ جھمکہ دو عدد دو تولہ کل ۲۴ تولہ در ۱۷۰/- فی تولہ۔ کل قیمت ۴۰۸۰/- روپیہ۔ علاوہ ازیں میری آبائی زمین بھی سات ایکڑ سرفی اور دیں ضلع مونگھیر میں موجود ہے۔ جس کی قیمت چھ ہزار روپیہ ہے علاوہ ازیں میرا مہر پانچ ہزار روپیہ ہے جو میرے شوہر کے ذمہ ہے اس پوری جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ (۳) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بہ وصیت داخل خزانہ یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں گی تو اس رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ (س) اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس م کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامتہا:۔ مشاہدہ پروین ۲۷/۱۲/۶۹

گواہ شد:۔ سید منصور احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ مظفر پور

گواہ شد:۔ مولوی عبدالحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

متفقہ آئینی بنیاد تلاش کرنے کیلئے عوام کی رائے حاصل کی جائے

جسٹس عبدالستار کو چیف الیکشن کمشنر مقرر کر دیا گیا، سوات، دیر اور چترال کو مغربی پاکستان میں ضم کرنے کا فیصلہ

صدر پاکستان جنرل محمد یحییٰ خان کا قوم سے نشری خطاب

راولپنڈی ۲۹ ۔ صدر جنرل آغا محمد یحییٰ خان نے خیال ظاہر کیا ہے کہ کسی بھی پرانے آئین کے تحت انتخابات کرانے کی تجویز انتہائی خطرناک ہے اور اگر بنیادی اور آئینی مسائل کو ایک مناسب مدت کے اندر اطمینان بخش طریقے پر حل نہ کیا گیا تو پھر انہیں انتخابات کے انعقاد سے قبل آئین کی بنیاد تلاش کرنے اور اس پر قوم کا فیصلہ حاصل کرنے کے لئے عوام سے رجوع کرنا پڑے گا۔

کل شام ریڈیو پاکستان پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے صدر یحییٰ خان نے کہا کہ بڑے بڑے آئینی مسائل پر سیاسی جماعتوں اور انفرادی سیاسی لیڈروں کے خیالات میں بڑا اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ۱۹۵۶ء کے آئین کی بحالی تمام سیاسی مسائل کا واحد حل ہے۔ کچھ دوسرے لوگ اس آئین کے سخت مخالف ہیں۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ آبادی کی بنیاد پر نمائندگی ہونی چاہیئے۔ دوسروں کا خیال ہے کہ مساوات کا اصول برقرار رکھا جائے۔ ایک رائے یہ ہے کہ مغربی پاکستان میں ون یونٹ بعض انتظامی تبدیلیوں کے ساتھ برقرار رکھا جائے۔ دوسرے لوگوں کے نزدیک ون یونٹ کسی صورت میں قابل قبول نہیں۔

صدر یحییٰ نے کہا ان مسائل پر جو سیاسی لیڈروں کے درمیان شدید اختلافات کا سبب ہیں، میرا ذہن بالکل صاف ہے کہ ان مسائل کا فیصلہ عوام ہی کو کرنا چاہیئے۔ البتہ میں صرف ایک بات پر زور دیتا ہوں کہ پاکستان کے عوام اپنے لئے جو آئین جس قسم کا طرز حکومت اختیار کریں۔ وہ اس ملک کے نظریہ اور اس کی سالمیت کا ضامن ہونا چاہیئے۔ جہاں تک موجودہ سیاسی اختلافات کا تعلق ہے۔ صدر یحییٰ نے کہا کہ اگر انہیں انتخابی مہم کی بنیاد بنایا گیا ہے تو اس کے نتائج ملک اور قوم کے حق میں اچھے نہیں ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ سیاسی لیڈروں سے ان کی بات چیت بہت مفید رہی ہے اور اس سے دو باتوں پر عام اتفاق رائے ظاہر ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ ملک میں پرجوش سیاسی سرگرمیاں شروع کرنے سے قبل ایسی مضبوط بنیاد قائم کرنے کی ضرورت ہے جو ان سیاسی سرگرمیوں کو برداشت کرنے کے قابل ہو، دوسرے یہ کہ نہ صرف ابتدائی انتظامات بلکہ اصل انتخابات بھی مارشل لاء انتظامیہ کی نگرانی میں ہونے چاہئیں۔ صدر یحییٰ نے اعلان کیا کہ میں نے جلد از جلد انتخابات کرانے کے سلسلے میں قوم سے جو وعدے کئے ہیں۔ ان کے مطابق میں نے مسٹر جسٹس عبدالستار کو چیف الیکشن کمشنر مقرر کر دیا ہے۔ اور ان سے کہا ہے کہ وہ اپنی الیکشن مشینری کو منظم کریں اور جتنی جلد ممکن ہو سکے۔ نئی انتخابی فہرستوں کی تیاری کا کام شروع کر دیں۔ صدر نے اس سلسلے میں یہ اعلان کیا کہ آئینی مسائل پر اختلافات سے قطع نظر اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ موجودہ انتخابی فہرستیں ناقابل قبول ہیں۔

صدر یحییٰ نے اپنی تقریر میں ملک کے اقتصادی مسائل نئے مالی سال کے بجٹ انتظامیہ کو بدعنوانیوں سے پاک کرنے کے لئے حکومت کے اقدامات اور دوسری چیزوں کا تفصیل کے ساتھ ذکر کرنے کے بعد سیاسی اور آئینی مسائل پر اپنے خیالات کا وضاحت کے ساتھ اظہار کیا۔

صدر جنرل یحییٰ خان نے کہا ہے کہ سیاسی جماعتوں یا انفرادی طور پر سیاسی لیڈروں کے معاملہ میں ان کی حکومت مکمل غیر جانبداری سے کام لے گا۔ لیکن کسی فرد گروہ یا جماعت کو اسلام کے بنیادی اصولوں اور پاکستان کی سالمیت اور نظریہ کے منافی کوئی بات پھیلانے کی اجازت ہرگز نہیں دی جائے گی۔ اور ایسے عناصر کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ صدر یحییٰ خان نے اخبارات کو بھی انتباہ کیا کہ انہیں جو آزادی اس وقت حاصل ہے۔ اسے احساس ذمہ داری کے ساتھ استعمال کریں۔ اس آزادی کو کھلی چھٹی نہ سمجھا جائے اگر اخبارات نے پاکستان کی سالمیت اور اس کے نظریات کے خلاف سرگرمیوں کا مظاہرہ کیا تو اسے برداشت نہیں کیا جائے گا۔

صدر نے کہا کہ علاقائی بنیاد پر بعض افراد یا جماعتوں کے مقاصد کی تشہیر اور عوام اور حکومت کے درمیان کشیدگی پھیلانے والے بیانات کو شائع کرنے کا سلسلہ ختم ہو جانا چاہیئے۔

صدر نے کہا ہے کہ جلسوں پر پابندیوں کے سلسلے میں مارشل لاء کے ضابطوں میں ترمیم کی جا رہی ہے جس کے تحت سیاسی سرگرمیوں کا دائرہ وسیع ہو سکے گا۔ اور سیاسی پارٹیوں کی ورکنگ کمیٹیوں اور کونسلوں کے اجلاس اور کنونشن آزادی سے منعقد کئے جا سکیں گے۔ تاہم اس مرحلہ پر عام جلسوں اور جلوسوں کی اجازت نہیں دی جا سکتی صدر یحییٰ نے یہ بات کل اپنی نشری تقریر میں کہی۔

جہاں تک سیاسی سرگرمیوں کا دائرہ وسیع کرنے کا سوال ہے۔ ہمیں صورتحال کا جائزہ لینا ہوگا اور اس وقت اقدامات کرنے ہوں گے۔ جب حالات اس کے لئے موزوں ہوں۔ میں نے پہلے ہی اس بات کی اجازت دے دی ہے کہ سیاسی سرگرمیوں کا دائرہ وسیع کر کے اس میں ورکنگ کمیٹیوں اور کونسلوں کے اجلاس اور کنونشن کے انعقاد کو شامل کیا جا سکتا ہے اس سلسلہ میں مارشل لاء کے ضابطہ میں ترمیم کی جا رہی ہے فی الحال عام جلسوں اور جلوسوں اور اس قسم کی دوسری سرگرمیوں کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

صدر محمد یحییٰ خان نے اعلان کیا ہے کہ حکومت نے ریاست سوات دیر۔ اور چترال کو مغربی پاکستان میں مدغم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور حکومت کے متعلقہ شعبوں کو اس سلسلہ میں عملی اقدامات کے لئے ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ صدر نے کل اپنی نشری تقریر میں بعض دوسرے اہم فیصلوں کا اعلان کیا۔ انہوں نے بتایا کہ حکومت انتظام اور دفاع کے شعبوں میں مشرقی پاکستان کے عوام کو پوری طرح شریک کرنے کے مطالبہ کو بہت اہمیت دیتی ہے انتظامیہ میں مشرقی پاکستان کے لوگوں کو مناسب نمائندگی دینے کے سلسلے میں بعض اقدامات کئے جا چکے ہیں۔ پاکستان آرمی چیف آف سٹاف کو ہدایت جاری کر دی گئی ہے کہ فوج میں مشرقی پاکستان کے لوگوں کی بھرتی فوری طور پر دگنی کر دی جائے یہ صرف ابتدائی اقدام ہے۔ بعد میں مشرقی پاکستان کے لوگوں کی نمائندگی بڑھانے کے لئے مزید اقدامات کئے جائیں گے۔

صدر آغا محمد یحییٰ خان نے کہا ہے کہ ان کی حکومت آزاد خارجہ پالیسی پر عمل کرتی رہے گی۔ اس لئے کہ یہ پالیسی ملک کی جغرافیائی اور سیاسی حقیقتوں سے ہم آہنگ ہے بلکہ اس کا مقصد قومی مفادات اور مقاصد کو بہترین طور پر پورا کرنا ہے انہوں نے بتایا کہ اس پالیسی کا تقاضا یہ ہے کہ بڑی طاقتوں سے دوطرفہ بنیاد پر دوستانہ تعلقات قائم کئے جائیں۔ اور تمام دوست ممالک خصوصاً اپنے ہمسایہ ممالک سے روابط اور تعاون کو مزید مستحکم کیا جائے۔

چناب میں طغیانی سے

جھنگ کے چالیس دیہات زیر آب آگئے

جھنگ ۲۹ جولائی۔ دریائے چناب میں طغیانی سے ضلع جھنگ کے مزید ۴۰ دیہات زیر آب آگئے ہیں۔ اس طرح سیلاب سے متاثرہ دیہات کی تعداد ۱۳۰ تک پہنچ گئی ہے جھنگ سرگودھا روڈ، جھنگ خوشاب روڈ پر ٹریفک معطل ہو گئی۔

حالیہ بارشوں کے سبب دریائے چناب میں سیلاب آگیا ہے۔ تریموں ہیڈ ورکس میں پانی کا اخراج ایک لاکھ ۶۵ ہزار کیوسک ہے۔

سیلاب سے تحصیل جھنگ اور تحصیل چنیوٹ کے چالیس اور دیہات میں پانی بھر گیا ہے اور اس طرح سیلاب سے متاثر ہونے والے دیہات کی تعداد ۱۳۰ ہو گئی ہے جو نئے علاقے زیر آب آگئے ہیں ان میں خالوانہ۔ دھوتووالا۔ چھوگرا۔ بھوچرا بندی۔ پیرکوٹ۔ سدھانا۔ ماچھی وال شامل ہیں جھنگ سرگودھا روڈ۔ جھنگ خوشاب روڈ اور کئی دوسری سڑکوں پر ٹریفک بند ہو گئی ہے فصلوں کو خاصا نقصان پہنچا ہے۔ اور سرکاری ذرائع کے مطابق ۶۰۶۳۲ ایکڑ اراضی سیلاب سے متاثر ہوئی ہے۔ متاثرہ افراد کی امداد کے لئے بارہ امدادی کیمپ کھولے گئے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرنے کے بعد ایک اور زندگی ملے گی اور اصل زندگی وہی ہے

حیات بعد الموت کا عقیدہ مومن کو بشاشت سے اعمال بجا لانے کے لئے ایک خاص تقویت بخشتا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ حیات بعد الموت کے عقیدہ کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"مشرکین کے عقائد کے خلاف اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ ہماری زندگی صرف اس دنیا کی نہیں بلکہ مرنے کے بعد ایک غیر منقطع زندگی ملے گی اور موت درحقیقت اس دنیا سے اگلی دنیا میں نقل مکانی کا نام ہے اور یہ دُنیا مزرعۃ الآخرۃ ہے. یعنی جیسے جیسے اعمال کئے ہوں گے ویسا ہی بدلہ انہیں ملے گا. جو بوئیں گے وہی کاٹیں گے بہر حال وہ شخص جو حیات بعد الموت کا قائل نہیں اس کے اعمال محض محدود دائرہ کے لئے ہوں گے اور ان کے کرنے سے اس میں بشاشت پیدا ہوگی. لیکن ایک مومن جو حیاۃ الآخرۃ کو مانتا ہے اس کے اعمال قربانی پر منحصر ہوں گے. اور اس کے اندر بشاشت ہوگی پس حیاۃ بعد الموت کا عقیدہ مومن کو بشاشت سے اعمال بجا لانے کے لئے ایک خاص تقویت بخشتا ہے اسی لئے قرآن کریم نے اس عقیدہ کو بار بار پیش کیا ہے چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ
طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ

(توبہ ع ۹)

یعنی مومن مردوں اور مومن عورتوں سے اللہ تعالےٰ نے وعدہ کیا ہے کہ مرنے کے بعد ان کو ایسی جنّات عطا کی جائیں گی جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہتے چلے جائیں گے اور بہترین رہنے کی جگہیں انہیں دی جائیں گی اور یہ باغات اور نہریں ہمیشہ کے لئے ہوں گی نہ کہ عارضی پس اسلام اس نظریہ کو پیش کرتا ہے کہ صرف اس دُنیا کی زندگی نہیں بلکہ مرنے کے بعد ایک اور زندگی ملے گی اور اصل زندگی وہی ہے اور یہ کہ اس کے لئے اس دُنیا میں اعمال بجا لانے چاہئیں۔ چنانچہ فرمایا :-

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ
الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ
وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ
لَهِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوْا
يَعْلَمُوْنَ (عنکبوت ع ۷)

کہ یہ دُنیا تو عارضی ہے اور اصل زندگی تو بعد از موت حاصل ہوگی. کاش لوگ اس بات کو جان لیں

ان تمام امور کے علاوہ اسلام ایسے خدا کو پیش کرتا ہے جو سراپا محبت ہے وہ اپنے عبادت گزاروں کی دُعائیں سُنتا اور ان کی مشکلات کے وقت ان کے مصائب کو دُور کرتا ہے اور اپنے محبت بھرے کلام سے دلوں کو اطمینان بخشتا ہے۔ جیسے فرمایا

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ
اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ

(نمل ع ۵)

کہ اللہ کے سوا وہ کونسی ہستی ہے جو لاچار کی دُعا کو سُنتی ہے اور اس کی تکلیف کو دُور کر دیتی ہے یعنی ایسی ہستی اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی اور نہیں. صرف اللہ ہی کی ذات ہے جس میں یہ وصف پایا جاتا ہے. پھر فرمایا :-

اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ
قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ
اِذَا دَعَانِ - (البقرۃ ع ۲۳)

یعنی میں اپنے بندوں کے قریب ہوں اور اُن کی پکار کو سنتا ہوں. پس جب عبادت کرنے والے کو یہ پتہ ہو کہ میرے معبود میں یہ وصف پایا جاتا ہے کہ وہ میری دعاؤں کو سُنے گا اور وہ طاقت رکھتا ہے کہ میری ہر قسم کی مشکلات کو دُور کرے تو وہ احکام عبادت خوشی سے بجا لائے گا۔ اور دوڑتے ہوئے اپنے معبود کے آستانہ پہ گرے گا۔

اس کے مقابل پر مشرک جن بتوں کی عبادت کرتے ہیں وہ اپنے عبادت گزاروں کی نہ تو دعائیں سنتے ہیں اور نہ اُن سے بولتے ہیں اور نہ ان کی مشکلات میں ان کے کام آتے ہیں۔ اس قسم کی ہستیوں کو ماننا یا نہ ماننا برابر ہوتا ہے چہ جائیکہ ان کی عبادت کی جائے"

(تفسیر کبیر سورۃ الکافرون صفحہ ۵۷-۵۸)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پاکستان کا بھارت سے شدید احتجاج

سلہٹ ۳۰ رجولائی۔ پاکستان نے بھارت کے سرحدی دستوں کی طرف سے مشرقی پاکستان کی سرحدوں کی مسلسل خلاف ورزی اور مقامی باشندوں کے مویشی اٹھا کر لے جانے کی کارروائیوں پر شدید احتجاج کیا ہے اور بھارتی حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ اس قسم کی خلاف ورزی کرنے والے نوجیوں کے خلاف اقدامات کئے جائیں۔ اور پاکستانی باشندوں کے مویشی واپس دلائے جائیں۔ ڈپٹی کمشنر سلہٹ نے کل شیلانگ اور تری پورہ کے ڈپٹی کمشنر کو ایک مراسلہ ارسال کیا ہے جس میں احتجاج کیا گیا۔

قمری مٹی کے کنکر ہیروں کی مانند چمکنے لگے

ہیوسٹن ۳۰ر جولائی۔ چاند سے لائی ہوئی مٹی سے ایسے پتھر برآمد ہوئے ہیں جو ہیرے کی طرح چمکتے ہیں۔ یہ انکشاف اس وقت ہوا جب ہیوسٹن کی تجربہ گاہ کے ایک سائنسدان ڈونلڈ فریکسویل نے چاند سے لائی ہوئی مٹی اور کنکروں سے بھرا ہوا ایک مرتبان کھولا۔ اس مرتبان میں ایک کنکر سے بڑی تیز روشنی نکل رہی تھی۔ کنکر کی اوپر کی تہہ سرمئی رنگ کی تھی لیکن یہ کنکر اندر سے ہیرے کی طرح چمک رہا تھا۔ مٹر کے دانے کے حجم کے اس کنکر کی سطح پر دانے ابھرے ہوئے ہیں۔ اور اس کے قریب خوردبینی لیمپ رکھا جائے تو وہ بجلی کی طرح چمکنے لگتا ہے۔ ہیوسٹن کے خلائی تحقیقاتی مرکز میں کام کرنے والے سائنسدانوں کو ایک اور چیز نے ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ ہوا یہ کہ کل دو بج کر ۳۹ منٹ پر مرکز کے اس حصے میں جہاں اپالو ۱۱ کے خلا بازوں کی لائی ہوئی قمری مٹی کے مرتبان موجود ہیں۔ سائنسدانوں نے فوراً حفاظتی خول چڑھا لئے اور جب تحقیقات کی گئی تو معلوم ہوا کہ قرنطینہ گیس کی کسی دیوار میں سوراخ ہو گیا ہے اور اس سے گیس کے بلبلے نکل رہے ہیں۔ تمام سائنسدان گیس سے محفوظ رہنے کے خول پہنے کی وجہ سے قمری جراثیم سے بچ گئے۔ بس کے دو گھنٹے بعد سائنسدانوں نے سوراخ بند کر دیا۔

محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کی صحت کے متعلق

ربوہ ۳۰ر وفا۔ محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کی طبیعت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کل دن بھر دل پر دباؤ محسوس ہوتا رہا اور رات کو نیند دیر سے آئی۔ احباب جماعت درود و الحاح سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے آپ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔ آمین۔

ربوہ کا موسم

ربوہ ۳۰ر وفا۔ گزشتہ دو روز مطلع ابر آلود رہنے اور دونوں دن خاصی دیر بارش ہونے کے بعد کل شام مطلع صاف ہو گیا۔ آج صبح خوب دھوپ نکلی ہوئی ہے اور موسم کھل گیا ہے۔ گزشتہ دو روز کی بارش سے موسم پر بہت خوشگوار اثر پڑا ہے۔

سرگودھا میں مزید اڑھائی انچ بارش

لاہور ۳۰ر جولائی۔ مغربی پاکستان کے بعض علاقوں میں بارشوں سے دریاؤں کی سطح بلند ہو رہی ہے۔ کل صبح سرگودھا میں مزید اڑھائی انچ بارش سے شہر علاقوں میں اور پانی بھر گیا۔ جس سے ایک سو سے زائد کچے مکانات گر گئے۔ مکان گرنے سے ایک بچی دب کر ہلاک ہو گئی۔ صوبائی ریلیف کمشنر لاہور سے اور اس کے نواحی دیہات کے باشندوں کی امداد کے لئے فوری طور پر بیس ہزار روپے کی امداد دی ہے۔ ادھر جھنگ سا ہیوال روڈ اور خوشاب مظفر گڑھ روڈ زیرِ آب آنے کی وجہ سے ٹریفک کے لئے بند کر دی گئی ہیں۔